شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر برکات دارالعلوم دیوبند کا مکمل آئینہ، برصغیر کی علمی تاریخ کا خزینہ اور مردِ حق آگاہ کی حیات جاودانی کا زندہ ثبوت ہے

امام لاہوری کے خلیفہ اجل علامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ کا مولانا سمیع الحق مدظلہ کے نام مکتوب

ماہنامہ الحق کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر رمضان المبارک میں منظر عام پر آگیا ہے۔ اکابر علماء مشائخ، دانشوروں، صحافیوں اور اہل علم حضرات نے خصوصی اشاعت کی بہت زیادہ پذیرائی کی تمام حضرات کے گراں قدر تاثرات، صفحات کی قلت کے پیش نظر شائع کرنا بہر حال ممکن نہیں البتہ ذیل میں صرف حضرت الامام لاہوری کے خلیفہ اجل، بیسیوں کتابوں کے مصنف معروف سکالر، بقیۃ السلف حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ کا حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے نام ایک مکتوب نذر قارئین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم وفضلکم

سلام مسنون مع الاحترام مقرون! مزاج گرامی بعافیت باد، ۱۴۰۹ھ کی عید الفطر کا ہلال باجمال نظر آیا اور ساتھ ہی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کا تذکار پر وقار بھی لایا جو کہ امت کے لیے عموماً اور علماء امت کے لیے خصوصاً اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم ہے اس سے امت علماء حق کے کارناموں اور انکی خدمات سے واقف ہوجائے گی کہ امت کے محسن اور غمخوار وہی سعادت مند اکابر ہیں جو اپنی تمام متاع حیات کو دین اور علم دین کی نشر و اشاعت پر قربان کر دیتے ہیں اور ان اپنے علمی، دینی، روحانی خزائن کو جن کے حصول کے لیے ناقابل برداشت تکالیف اٹھا کر امت کے لیے وقف عام کر دیتے ہیں یہی جلیل القدر علماء کرام اجود الناس کا صحیح مصداق ہیں۔ کثر اللہ امثالهم

یہ گناہ گار اپنے آپ کو بہت بڑا خوش نصیب سمجھتا ہے کہ شیخ العرب و العجم حضرت مدنی اور دورِ حاضر کے

امام الاولیا حضرت لاہوریؒ کی نسبت عالیہ کی برکت سے راس الاتقیا، استاذ العلماء، زبدۃ الفقہاء، محدث کبیر مجاہد جلیل حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ کی جو نوازشات اس ذرہ بے مقدار پر تھیں (اور اپنے عقیدہ کے مطابق اب بھی ہیں) ان میں آپ نے کمی نہیں فرمائی بلکہ وہی تابندگی موجود ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اور حضرت کے سارے خاندان کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے اور اس گناہ گار کو اس در اقدس کی خاکروبی سے محروم نہ فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

یہ خصوصی نمبر صرف ایک فرد کا ترجمان نہیں بلکہ آپ کی راہنمائی میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے (وفقھم اللہ لما یحب ویرضیٰ) جس ترتیب سے اسے مرتب فرمایا ہے اس سے یہ نمبر مجاہد جلیل سید اسماعیل شہید کے دور سعید سے کر آج تک کی اس تمام تاریخ کا ترجمان ہے جس کے کئی ابواب تاحال زاویہ خمول میں تھے، خصوصاً دارالعلوم کی برکات کا ایسا روشن ترجمان ہے جس سے خدام دارالعلوم دیوبند سربلندی کے دنیا بھر کے علمی اداروں، مدارس، مکاتب کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ،

کوئی ایسا بوریہ نشین پیش کرو جس کی کاخ فقیری کے سامنے بڑے بڑے محلات کے صدر نشین کجکلاہ جھکے ہوں اور جس کی ضعیف بدن کی نحیف آواز نے ملک کے عظیم قانون ساز ادارہ میں نہ صرف اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کیا ہو بلکہ انسانوں کے بنائے قوانین کے مقابلہ میں آسمانی قانون کو اپنی قوت استدلال سے اس طرح مبرہن اور غالب ثابت فرمایا ہو کہ ؎

اک فقر سے کھلتے ہیں اسرار جہانگیری

کی عملی تفسیر دنیا کے سامنے آگئی ہو۔

جس کی کہنہ درس گاہ میں نان جویں سے پلنے والے شاہین بچوں نے ؎

مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

چودہ سو سال پہلے کی تاریخ کو دہرا کر کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ کی دوامی حقیقت کو روز روشن کی طرح ہویدا کر دیا ہو۔

اسی طرح فرزندان دیوبند دارالعلوم دیوبند کے اس جلیل القدر فاضل کو معقولات قدیمہ اور جدیدہ کے لاینحل اور پیچیدہ مسائل کے حل کرنے کے لیے اسی عبدحق کو پیش کر سکتے ہیں جس کا ایک جملہ ناتمام ان مسائل کی تشریح تمام بن سکتی ہے جس کی عمیق فقہی نظر ناصر المفاتی والقضاۃ ہو سکتی ہے جس کی مسند حدیث پر شیخ العرب والعجم حسین احمد مدنی کو ناز ہو ان سب کمالات ظاہریہ و باطنیہ کے باوجود واجعلنی فی عینی صغیراً جس کا طرۂ امتیاز ہو الغرض جس کی زندگی کا عنوان ؎

(بقیہ صفحہ پر)